2182 ـ تارك نماز كے احكام

سوال

صحيح احاديث ميں صراحت كے ساتھ موجود ہے كہ تارك نماز كافر ہے اور اگر ہم حديث كے ظاہر كو ليں جان بوجھ كر عمدا نماز ترك كرنے والے كو وراثت كے سارے حقوق سے محروم كيا جائيگا، اور ان كے ليے قبرستان بھی عليحدہ بنايا جائيگا، اور ان كے ليے رحمت اور سلامتی كی دعاء بھی نہيں كی جائيگی، كيونكہ كافر كے ليے امن و سلامتی نہيں.
ہم يہ مت بھوليں كہ اگر ہم مومن اور غير مومنوں ميں سے نمازی مردوں كا سروے كريں تو چھ فيصد (6%) سے زيادہ نہيں ہو گا، اور خاص كر عورتيں تو اس سے بھی كم.
چنانچہ شريعت اسلاميہ كی اس سلسلہ ميں كيا رائے ہے، اور تارك نماز كو سلام كرنے اور سلام كا جواب دينے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

جان بوجھ كر عمدا نماز ترك كرنے والا مسلمان اگر نماز كی فرضيت كا انكار نہ كرے تو اس كے حكم ميں علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے.

بعض علماء اسے كافر اور دائره اسلام سے خارج قرار ديتے ہيں، اور وه مرتد شمار ہو گا، اس سے تين يوم تك توبہ كرنے كا كہا جائيگا، اگر تو تين دنوں ميں اس نے توبہ كر لی تو بہتر وگرنہ مرتد ہونے كی بنا پر اسے قتل كر ديا جائيگا، نہ تو اس كی نماز جنازه ادا كی جائيگی، اور نہ ہی اسے مسلمانوں كے قبرستان ميں دفن كيا جائيگا، اور نہ زنده اور مرده حالت ميں اس پر سلام كيا جائيگا، اور اس كی بخشش اور اس پر رحمت كی دعا بھی نہيں كی جائيگی نہ وه خود وارث بن سكتا ہے، اور نہ ہی اس كے مال كا وارث بنا جائيگا، بلكہ اس كا مال مسلمانوں كے بيت المال ميں ركھا جائيگا، چاہے بے نمازوں كی كثرت ہو يا قلت، حكم ايك ہی ہے ان كی قلت اور كثرت سے حكم ميں كوئی تبديلی نہيں ہو گی.

زياده صحيح اور راجح قول يہی ہے، كيونكہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" ہمارے اور ان كے درميان عہد نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز ترك كی اس نے كفر كيا "

اسے امام احمد نے مسند احمد میں اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

" آدمی اور کفر و شرک کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں اس موضوع کی دوسری احادیث کے ساتھ روایت کیا ہے.

اور جمہور علماء کرام کا کہنا ہے کہ اگر وہ نماز کی فرضیت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے اور دین اسلام سے مرتد ہے، اس کا حکم وہی ہے جو پہلے قول میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے.

لیکن اگر وہ اس کی فرضیت کا انکار نہیں کرتا بلکہ وہ سستی اور کاہلی کی بنا پر نماز ترک کرتا ہے تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ٹھرے گا، لیکن دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو گا، اسے توبہ کرنے کے لیے تین دن کی مہلت دی جائیگی، اگر تو وہ توبہ کر لے الحمد للہ وگرنہ اسے بطور حد قتل کیا جائیگا کفر کی بنا پر نہیں.

تو اس بنا پر اسے غسل بھی دیا جائیگا، اور کفن بھی اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھائی جائیگی، اور اس کے لیے بخشش اور مغفرت و رحمت کی دعاء بھی کی جائیگی، اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی کیا جائیگا، اور وہ وراث بھی بنے گا اور اس کی وراثت بھی تقسیم ہو گی، اجمالی طور پر اس پر زندگی اور موت دونوں صورتوں میں گنہگار مسلمان کا حکم جاری کیا جائیگا.